تشنہ لبوں کو سیراب کرائے ساقی!

مولانا محمد مجیب الدین قاسمی (ایم اے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیم میں ایمان کے بعد جن چیزوں پر بہت زیادہ زور دیا ہے اور انسان کی سعادت دارین کو جن پر موقوف بتلایا ہے، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آدمی اخلاق حسنہ اختیار کرے اور برے اخلاق سے اپنی حفاظت کرے، احادیث مبارکہ میں خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مضمون روایت کیا گیا ہے کہ میں اصلاح اخلاق اور اخلاقی خوبیوں کو کمال کے درجہ تک پہنچانے کیلئے بھیجا گیا ہوں۔ (رواہ احمد عن ابی ہریرہؓ)

بلاشبہ دین میں اخلاق کا مقام بہت بلند ہے اور انسان کی کامیابی وسعادت اور اللہ کے یہاں اس کی مقبولیت ومحبوبیت میں اخلاق کو یقیناً خاص الخاص دخل ہے۔ اسی لئے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کو جو کچھ عطا ہوا ہے، اس میں سب سے بہتر اچھے اخلاق ہیں۔ (شعب الایمان للبیہقی)

حسن اخلاق کی اہمیت کیلئے اتنی بات کافی ہے کہ اس کو کمال ایمان کی بنیاد قرار دیا گیا ہے، یعنی جس کا ایمان کامل ہوگا اس کے اخلاق لازماً اچھے ہوں گے، کیونکہ ایمان کے بغیر اخلاق بلکہ کسی عمل کا بھی کوئی اعتبار نہیں ہے، ہر عمل اور ہر نیکی کیلئے ایمان بمنزلہ روح اور جان کے ہے، اس لئے اگر کسی میں اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان کے بغیر اخلاق نظر آئے تو وہ حقیقی اخلاق نہیں بلکہ اخلاق کی صورت ہے، جس کی اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی قیمت نہیں ہے۔

حسن اخلاق انسان میں بہتری اور کمال پیدا کرتا ہے، اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا حسن اخلاق کی تاکید فرمائی، اور بوقت وفات اسی کی وصیت بھی فرمائی، چنانچہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ جب میں یمن کے لیے پابہ رکاب تھا، اس وقت آپ نے مجھے جو آخری وصیت فرمائی، وہ یہ تھی آپ نے فرمایا لوگوں کیلئے اپنے اخلاق کو بہتر بناؤ، یعنی بندگان خدا کیساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔ (موطا امام مالکؒ)

اخلاق کا کمال مومن کو نبی کا محبوب اور بروز قیامت آپ کی مجالست قریبی عطا کرتا ہے۔ (بخاری) ان احادیث سے معلوم ہوا کہ صاحب ایمان بندہ کا کمال ایمان اور صحبت ومعیت نبی حسن اخلاق ہی پر موقوف ہے۔ حسن اخلاق کا لازمی نتیجہ ترحم اور بندگان خدا کیساتھ جذبہ خیر سگالی ہے جس بندہ میں صفت رحم جس قدر ہوگی وہ اسی قدر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق ہوگا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت سے محروم رہیں گے جن کے دلوں میں دوسرے لوگوں کیلئے رحم نہیں اور جو دوسروں پر ترس نہیں کھاتے "لایرحم اللہ من لا یرحم الناس" (رواہ البخاری) اس حدیث میں "الناس" کا لفظ عام ہے جو مومن وکافر اور متقی وفاجر سب کو شامل ہے اور بلاشبہ رحم سب کا حق ہے، اسی لئے احادیث میں صراحۃ مخلوق خدا پر رحم کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو درحقیقت رحمٰن کی رحمت کا سبب ہوگا۔ "ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء" (ابوداؤد) اس حدیث میں زمین پر بسنے والی اللہ کی ساری مخلوق پر رحم کرنے کی ہدایت فرمائی گئی ہے جس میں انسانوں کے تمام طبقوں کے علاوہ جانور بھی شامل ہیں، انسانوں کے ساتھ سچی رحم دلی یہ ہے کہ وہ کسی دینوی یا جسمانی تکلیف میں ہوں تو ان کو اس سے بچانے کی فکر کرنا یا بوقت احتیاط ان کی حوائج وضروریات کو پورا کرنا یہی رحمدلی کا تقاضہ ہے، جانوروں سے رحمدلی وہمدردی یہ ہے کہ ان کی بھوک وپیاس کا خیال رکھنا اور ان کی ضروریات کو مکمل کرنا انہیں نہ ستانا اور نہ تکلیف پہنچانا اسی کا ہم کو حکم بھی ہے۔

موسم گرما اور جذبہ ترحم

یوں تو خدا کی مخلوق کیساتھ ہر دم سچی دلی ہمدردی اور جذبہ ترحم کی ضرورت ہے، یہی اسلامی تعلیمات ہیں اور مذکورہ احادیث کا مدعا بھی یہی ہے کہ حسن اخلاق سے پیدا ہونے والے ترحم کو زمان ومکان کی بندشوں سے ماورئ رکھا جائے، لیکن بسا اوقات حالات کی نزاکت اور وقت وموسم کی بدلتی کیفیات کی وجہ

اس کی اہمیت عام سے خاص ہوجاتی ہے،اور دیگر مواقعوں کی بنسبت اس کی ضرورت دو چند ہوجاتی ہے، چنانچہ موسم گرما میں مخلوق خدا کی ایک اہم ضرورت ٹھنڈا پانی ہے، عام حالات میں بھی پانی زندگی گذارنے کیلئے اہم چیز ہے، جو قدرت کا عظیم تحفہ اور ہر جاندار کی بنیادی ضرورت ہے، پانی کے بغیر زندگی کا تصور تقریباً ناممکن ہے، کبھی کبھی آدمی پانی کے ایک گھونٹ اور قطرہ کیلئے تڑپ جاتا ہے، ہر جاندار کو جہاں بھوک لگتی ہے، وہیں پیاس بھی اس کی زندگی کا جزء لا ینفک ہے، بلکہ کھانے سے زیادہ پانی ضروری ہے، پانی کی صحیح قدر و قیمت تو بس پیاسا ہی سمجھ سکتا ہے، چنانچہ اگر کوئی صحرا میں چل رہا ہو اور اس کے آس پاس پانی نہ ہو تو سوچیے اس کا کیا حال ہوگا؟ ایسی تشویشناک حالت میں اگر انسان کو پانی نہ ملے تو اسے اپنی زندگی سے بھی ہاتھ دھونا پڑ سکتا ہے، لیکن اگر اس وقت اس کے سامنے کوئی شخص پانی کا ایک پیالہ پیش کر دے تو اس پانی کی قیمت سونے، چاندی، اور ہیرے و جواہرات سے بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے اور پیاسا آدمی اس احسان کو کبھی فراموش نہیں کر پاتا۔

اس منظر کشی سے موسم گرما میں پانی کی ضرورت اہمیت وافادیت کو بخوبی سمجھا جاسکتا ہے، بالخصوص اگر اس موسم میں کسی کو ٹھنڈا اور شیریں پانی میسر آجائے تو اس کیلئے نعمت غیر مترقبہ اور نور علی نور کا مژدہ ثابت ہوگا۔

پیاسوں کو پانی پلانے کے فضائل

اسلام نے پیاسوں کو پانی پلانے کی تعلیم دی ہے، قرآن کریم کی آیات، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ کا طرز عمل اس سلسلہ میں یقیناً ہم سب کے لئے اسوۂ حسنہ ہے، قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جو واقعہ مصر سے مدین جاتے وقت کا بیان کیا گیا ہے اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے مدین کے ایک کنویں پر پانی لینے اور اپنے جانوروں کو پانی پلانے کے لئے کھڑے لوگوں کی بھیڑ بھاڑ کو دیکھا، جہاں دو لڑکیاں کھڑی اپنی بکریوں کو پانی پلانے کی باری کا انتظار کر رہی تھیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جذبہ ترحم کے تقاضے ہی کے پیش نظر ان کی مدد کی اور آگے بڑھ کر ان کی بکریوں کو پانی پلا دیا، اور پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی مسکنت کا اظہار ان الفاظ میں کیا "رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر" (القصص:24)

یعنی اے میرے پروردگار جو خیر آپ میرے لئے نازل کریں میں اس کا محتاج ہوں، اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ التجا قبول فرمائی، اور بکریوں کو پانی پلانے پر آپ کو خیر کثیر سے نوازا، یعنی آپ کو ظالم قوم سے نجات دی، آپ کی تسلی کا سامان فراہم کیا، مدین میں ٹھکانہ عطا فرمایا، اور حضرت شعیب علیہ السلام (شیخ مدین) کی لڑکی سے آپ کا نکاح ہوا۔ (ملخص از سورۃ القصص)

اس واقعہ سے چند نکات سامنے آتے ہیں، اول یہ کہ پیاسی بکریوں کو پانی پلانا بھی باعث اجر و ثواب ہے، دوسرا یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پیغمبر وقت نے پیاسی بکریوں کو پانی پلا کر یہ سبق دیا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کا کام نہ صرف دعوت دین ہے بلکہ مخلوق خدا کے ساتھ ہمدردانہ سلوک بھی شیوۂ انبیاء ہے بلکہ جانوروں کی پیاس بجھانا سنت انبیاء ہے یہاں یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف چند بکریوں کو پانی پلانے کی خدمت کے صلہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اتنے بڑے خیر کثیر سے نوازا اور ان پر مستقل نعمتوں کی بارش برسائی جب جانوروں کو پانی پلانے پر دنیا میں یہ صلہ ملتا ہے اور اخروی صلہ میں ایک فاجر و فاسق کی صرف ایک پیاسے کتے کو پانی پلانے پر اللہ تعالیٰ نے مغفرت و بخشش کا فیصلہ فرما دیا۔ (متفق علیہ) تو انسانوں کو پانی پلانے کا کیا کچھ صلہ ملے گا اور اللہ تعالیٰ انسانوں کی پیاس بجھانے سے کس قدر خوش ہوں گے؟ ہم اس کا اندازہ مذکورہ واقعہ کی روشنی میں بخوبی لگا سکتے ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات کے ذریعہ پیاسوں کو پانی پلانے کا تاکیدی حکم فرمایا اور اس عمل پر بے شمار اجر و ثواب کی بشارتیں بھی دیں، چنانچہ حضرت سراقہ بن جعشم ؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات کے موقع پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سوالات کئے آپ نے مجھے ان کے جوابات سے باخبر کیا، ان میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ ایک آدمی اپنے حوض میں وافر مقدار میں پانی بھر دے پھر اس حوض پر جانور چرنے کیلئے چھوڑ دے یا کوئی گمشدہ اونٹ وغیرہ اس حوض پر آکر سیراب ہو تو کیا ان جانوروں کو پانی پلانے میں بھی اس

آدمی کے لئے کوئی اجر ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر سوکھے جگر (پیاسے جگر) جس کو تو پانی پلائے اس میں تیرے لیے اجر ہے (اتحاف الخیرۃ المہر ۃ:3694) بعض لوگ اپنی کم علمی کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں، کہ صرف مسلمانوں کو پانی پلانا ثواب ہے، بعض تو یہ سمجھتے ہیں کہ صرف انسانوں کو پانی پلانا ثواب ہے، جبکہ اس حدیث سے یہ حقیقت واضح طور پر سمجھ میں آرہی ہے کہ ہر پیاسے جانور کو بھی پانی پلانا باعث اجر وثواب ہے، جیسا کہ پیاسے کتے کو پانی پلانے والے کی مغفرت وبخشش والی حدیث ابھی گذری۔

پانی پلانا دیگر صدقات نافلہ کے مقابلہ میں افضل ترین صدقہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرحومین کی جانب سے بطور صدقۂ جاریہ پانی پلانے اور کنواں کھدانے کا حکم بھی فرمایا: حضرت ابن عباسؓ نے افضل ترین صدقہ کی بابت سوال کئے جانے پر ارشاد فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: افضل ترین صدقہ پانی ہے، کیا تم نے دوزخیوں کے بارے میں نہیں سنا کہ جب وہ اہل جنت سے پانی مانگیں گے اور یوں کہیں گے کہ پانی میں سے یا تم کو اللہ نے جو رزق دیا ہے، اس میں سے ہم کو بھی کچھ دو (اتحاف الخیرہ المہر ۃ:3698) اس حدیث میں پانی پلانے یا دوسروں کے لیے پانی فراہم کرنے کو افضل ترین صدقہ قرار دیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰ درجہ کا اجر وثواب صرف کثیر مال ودولت خرچ کرنے ہی سے نہیں بلکہ اخلاص وللٰہیت کے ساتھ غرباء وتنگدستوں اور موسم گرما میں پیاسوں کو پانی پلا کر بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔

پیاسوں کو پانی پلانا بظاہر معمولی کام ہے، جس کے لئے کثیر صرفہ کی ضرورت ہے نہ زیادہ افراد کار کی، مگر اللہ تعالیٰ کے یہاں اس معمولی اور چھوٹے عمل کی بڑی قدر ہے، جس پر عظیم بشارتوں اور غیر معمولی اجر وثواب کا وعدہ ہے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو کوئی اللہ کی راہ میں کسی ایک آدمی کو پانی پلاتا ہے، وہ قیامت کے دن نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے سیراب ہوگا اور اس کی شفاعت میں ستر افراد شامل رہیں گے (حوالہ بالا: 4353)

ایک حدیث میں پیاسے کو پانی پلانے والے کے لیے بروز قیامت خالص مہر بند شراب پلائے جانے کا وعدہ ہے۔ یوں تو عموماً لوگ موسم گرما میں اپنے ساتھ پانی رکھنے کا خاص اہتمام کرتے ہیں؛ مگر کچھ بندے ایسے بھی ہوتے ہیں، جنہیں اس کا موقع نہیں ہوتا اور دھوپ کی شدت کے وقت اس کو ٹھنڈے پانی سے زیادہ کوئی چیز مرغوب نہیں ہوتی، ایسے افراد جو بیمار یا مسافروں ہوں، یا جن کے پاس بوقت ضرورت پانی نہ ہو انہیں پانی پلانا گویا زندگی بخشنے کے برابر ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حمیرا نامی صحابی کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی مسلمان کو ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی پایا جاتا ہے؛ گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا، اور جس نے کسی مسلمان کو پانی پلایا ایسی جگہ جہاں پانی نہیں پایا جاتا گویا اس نے اس کی جان بچائی (ابن ماجہ :2474) یعنی وقت اور حالات کے اعتبار سے پیاسوں کو پانی پلانے کا ثواب بدلتا رہتا ہے، جس کا اس حدیث سے بخوبی علم ہوتا ہے۔

غلام آزاد کرنے کا تصور موجودہ دور میں مثل عنقاء ہے، لیکن بعض اعمال ایسے ہیں کہ ان کا کرنے والا اس ثواب سے محروم نہیں رہتا، بلکہ اس کے نامہ اعمال میں غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے، چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی اپنے بھائی کو ایک پیالہ پانی پلاتا ہے جبکہ وہ پیاسا ہو تو گویا اس نے تیس غلاموں کو آزاد کردیا، یعنی تیس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب اسے عطا ہوگیا۔ (جامع الاحادیث:2246) سبحان اللہ، کس قدر آسان اور ہلکا نسخہ ہے، اس عظیم الشان ثواب کو حاصل کرنے کا بلکہ اسی عمل کی بدولت اس آدمی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم

سے منسوب حوض ''حوض کوثر'' سے مستفید ہونا نصیب ہوگا، مزید برآں ستر افراد اس کی شفاعت سے بہرہ ور بھی ہوں گے۔

حصول جنت اورنجات عن النار ہر بندۂ مومن کی آخری خواہش اور غایت درجہ کی چاہت ہے، بلکہ اسی کے لئے تو یہ ساری محنتیں، ریاضتیں اور مجاہدے ہیں، لیکن اللہ کی رحمت پر قربان جایئے کہ اس نے ایک چھوٹے سے عمل پر اتنے بڑے اجر کا وعدہ فرمایا کہ آدمی با آسانی راہ جنت کے حصول اور نجات عن النار کا مستحق ہوسکتا ہے، چنانچہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی پیاسے کو پانی پلاتا ہے، اور اس کو سیراب کرتا ہے تو اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے، اور اس سے کہا جاتا ہے کہ اس دروازے سے جنت میں داخل ہو جا اور جو شخص کسی بھوکے کو کھلاتا ہے اس کو سیراب کرتا ہے، اور پیاسے کو پلاتا ہے، اور سیراب کرتا ہے، اس کے لئے جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور اس سے کہا جاتا ہے کہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جا۔ (المعجم الکبیر:939)

ایک اور حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائی کو روٹی کھلائے یہاں تک کہ وہ سیراب ہو جائے، اور اس کو پانی پلائے یہاں تک کہ وہ سیراب ہو جائے، تو اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان سات خندقوں کی دوری کردے گا اور ہر دو خندقوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہوگی۔ (المستدرک:7276)

غور کریں کتنا سستا سودا اور نفع بخش تجارت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت حاصل کرنے اور جہنم سے نجات پانے کا کس قدر آسان نسخہ ہمیں اس دنیوی زندگی میں عطا کیا ہے، بظاہر کسی پیاسے کو سیراب کرنا یا بھوکے کا پیٹ بھر دینا اگرچہ تھوڑی دیر کا معمولی سا عمل ہے جس پر کچھ زیادہ رقم خرچ کرنے کی بھی ضرورت نہیں مگر اللہ نے اس پر کیسی کیسی عظیم الشان نعمتوں کے فیصلے فرما رکھے ہیں۔

نبی رحمت صلی اللہ علیہ سلم کی مذکورہ بشارتوں کو پڑھنے کے بعد ہر مومن و مسلمان بندہ اور بندی کے دل میں یہ آواز اور تمنا ضرور پیدا ہونی چاہیے کہ وہ اس عمل خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے اور ہر وقت پیاسوں کو پانی پلاتا رہے۔

یہ تو پیاسوں کو پانی پلانے کے اجر و ثواب سے متعلق فضائل تھے، مگر وہ لوگ جو خود پیاسے ہیں، ان کو جب بھی بازاروں، دکانوں، یا مکانوں کے باہر پانی پینے کا موقع ملے تو ضروری ہے کہ پانی سنت طریقے کے مطابق پئیں، کھڑے ہو کر نہ پئیں، ایک سانس میں نہ پئیں؛ بلکہ اطمینان کیساتھ کسی جگہ بیٹھ کر سر ڈھانک کر پانی کو دیکھ کر تین سانسوں میں پئیں تا کہ جہاں آپ کی پیاس بجھے وہیں سنت کو زندہ کرنے کا ثواب بھی آپ کے حصہ میں آئے، نیز پانی پینے میں ایثار سے کام لیں، بالخصوص نوجوان طبقہ اس معاملہ میں بڑے بزرگ حضرات کا خیال رکھے، ضعیفوں اور کمزوروں کو مقدم رکھیں، یہ بھی صحابہ کی سنت ہے کہ دوسروں کی جان بچانے کی خاطر اپنی جان کھودی، مگر ان سے پہلے پانی نہیں پیا، یہ ایثار کی اعلیٰ اور تاریخی مثال ہے۔

پانی پینے والوں کو چاہیے کہ پلانے والوں کے حق میں دعا کریں؛ اگر مسلمان پانی پلائے تو ان کے لیے خیر و برکت کی دعا کریں اور دیگر برادران وطن ہیں، تو ان کی ہدایت کے لیے دعا کریں؛ تا کہ انہیں بھی ایمان کی دولت نصیب ہو اور ان کا یہ عمل بارگاہ خداوندی میں مقبول ہو جائے۔

آخری بات:

موسم گرما میں جہاں لوگ خود پانی پی پی کر اپنی پیاس بجھاتے ہیں، وہیں انہیں پیاسوں کی پیاس بجھانے کی بھی فکر کرنی چاہیے، اور صرف مسلمانوں کو ہی نہیں یا صرف انسانوں کو ہی نہیں بلکہ پیاسے جانوروں کو بھی پانی پلانے کا اہتمام کرنا چاہیے، اس لئے کہ پیاسا صرف مسلمان یا صرف انسان نہیں ہوتا بلکہ ہر جگر رکھنے والے جانور کو بھی پیاس لگتی ہے، حقیقی جذبہ ایمان یہی ہے کہ پانی پینا کمال نہیں بلکہ پانی پلانا کمال ہے، جس کے دل میں انسانیت کا جذبہ ہوتا ہے

اور جو صحیح معنی میں اسلام کی انسانیت نواز تعلیمات سے آشنا ہوتا ہے اور جو نبی کا سچا عاشق اور آپ کی سنتوں پر عامل ہوتا ہے وہ اپنا پیٹ بھر کر یا اپنی پیاس بجھا کر مطمئن نہیں ہوتا بلکہ وہ اس وقت مطمئن ہوتا ہے، جب کسی بھوکے کو کھانا کھلا کر کسی پیاسے کو پانی پلا کر سیراب کر دے۔

موسم گرما کی اس اہم ضرورت کیلئے ہمیں منظّم انداز میں کام کرنے کی ضرورت ہے، غیر مسلم اقوام اور ان کی فلاحی و رفاہی تنظیمیں اس سلسلہ میں کافی آگے ہیں، اکثر بس اسٹینڈز اور کثیر آبادی والے علاقوں، تعلیم گاہوں اور خود ان کی عبادت گاہوں کے پاس ان کے رضا کار بخوبی اس کام کو انجام دیتے ہیں؛ یقیناً مسلم تنظیمیں بھی اس سلسلہ میں پیش رفت کر رہی ہیں، مثلاً ''صفا بیت المال ایجوکیشنل ویلفیئر اینڈ چیرٹیبل ٹرسٹ'' اس ادارہ نے پیاسوں (بالخصوص بیماروں اور مسافروں) کو پانی پلانے کا جو نظم جن مقامات پر کیا ہے، واقعی وہ وقت کی شدید ضرورت تھی؛ ان کا یہ طرز ہم سب کیلئے قابل تقلید اور لائق تحسین ہے، مگر ابھی بہت سی جگہوں پر اس موسم میں سبیل لگانے کی ضرورت ہے، جو سنت بھی ہے اور صدقہ جاریہ کی بہترین شکل بھی (اتحاف الخیرۃ المہرۃ:2112)

اس سلسلہ میں راقم الحروف کے ایک قریبی متعلق کی رائے قارئین کے پیش خدمت ہے، اگر مناسب لگے اور پسند آجائے تو اس موسم میں نیکیوں کے کمانے کا سنہری موقع فراہم ہوسکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم میں سے اکثر منرل واٹر استعمال کرنے کے عادی ہو چکے ہیں، اور اس ضرورت کے لئے منرل واٹر کے بوٹلس خریدتے بھی ہیں، بالخصوص موسم گرما کی تقریبات میں اس کا بکثرت استعمال ہوتا ہے اور بعد از استعمال یوز اینڈ تھرو والا معاملہ کیا جاتا ہے، اگر ان منرل واٹر کے بوٹلس کو جو انفرادی خریدے گئے ہوں یا تقریبات میں استعمال کئے گئے ہوں ضائع نہ کرتے ہوئے جمع کر لیا جائے اور موسم گرما میں ان میں ٹھنڈا پانی بھر کر راہ چلتے ہوئے کسی پیاسے کو تھما دیں، بالخصوص محکمہ ٹرافک پولیس کے کارندے یا گشتی مہم پر نکلنے والا پولیس کا عملہ، ڈاک خانوں، کوریر کے ملازمین، محنت کش رکشہ ٹھیلہ راں افراد، اسکول و کالج کے طلبہ، خانگی ملازمت سے وابستہ مرد و خواتین، اسی طرح سرکاری محکمات کے چکر لگانے والے حضرات، دواخانوں میں علاج کروانے والے مریض یا اُن کے تیماردار اور فٹ پاتھ پر زندگی بسر کرنے والے مفلوک الحال لوگ ان تمام کو اور ان کے علاوہ بہت سے ضرورت مندوں تک جو گھنٹوں چلچلاتی دھوپ میں رہ رہ کر پیاسے ہو جاتے ہیں؛ اس طریقہ پر پانی پہنچایا جائے تو اس سے جہاں اسلام کی انسانیت نواز تعلیم سے لوگ واقف ہوں گے بلکہ ممکن ہے کہ اُنہیں اسلام کو قریب سے دیکھنے کی آرزو پیدا ہو، وہیں خدمت خلق کا ایک اچھا اور منظّم نظام وجود میں آسکتا ہے جو دوسروں کے لیے قابل تقلید بھی ہے اور دعوت دین کا موثر ذریعہ بھی۔

عموماً مسلم حضرات خصوصی واقعات کے موقع پر اس کا نظم کرتے ہیں کہ لوگوں میں پانی کے پیاکٹس تقسیم کرتے ہیں؛ مگر ہر صاحب استطاعت اپنے گھر کے پاس محلّہ میں مخصوص مقامات پر سبیل لگانے کے ساتھ ساتھ اس کام کو عام کرے اور ہر راہ چلتے کے لئے موسم گرما میں پانی کا صحیح بندوبست کرے، جس کے لئے گھر کے باشعور بچوں کو بھی استعمال کیا جا سکتا ہے، اس سے ان کو بھی اسلامی تعلیمات سے واقفیت ہوگی، نیکیوں کے کمانے کا جذبہ ابھرے گا اور وہ معاشرے کے لئے مثالی اور عملی نمونہ بن سکیں گے، آج ہمارا حلال اور جائز آمدنی والا پیسہ بے جا رسومات، نام و نمود، ریا کاری اور جھوٹی شان کو بڑھانے کے لئے کئی ناجائز بلکہ بسا اوقات حرام مواقع پر بے دریغ خرچ ہو جاتا ہے اور ہمیں احساس تک نہیں ہوگا؛ اگر اس جگہ نیکی اور بھلائی کے کام میں خرچ ہو تو ممکن ہے کہ ہمارا آج کا یہ چھوٹا انویسمنٹ کل بڑے پرافٹ کی شکل میں سامنے آئے، کاش کہ مسلم قوم سمجھتی اور بیدار ہو جاتی، اور اپنی قوتِ عمل کو تحریک دے کر اس کارِ خیر کو روبعمل لاتی۔ کاش......کاش......کاش......

☆☆☆